شری ستیہ سائی

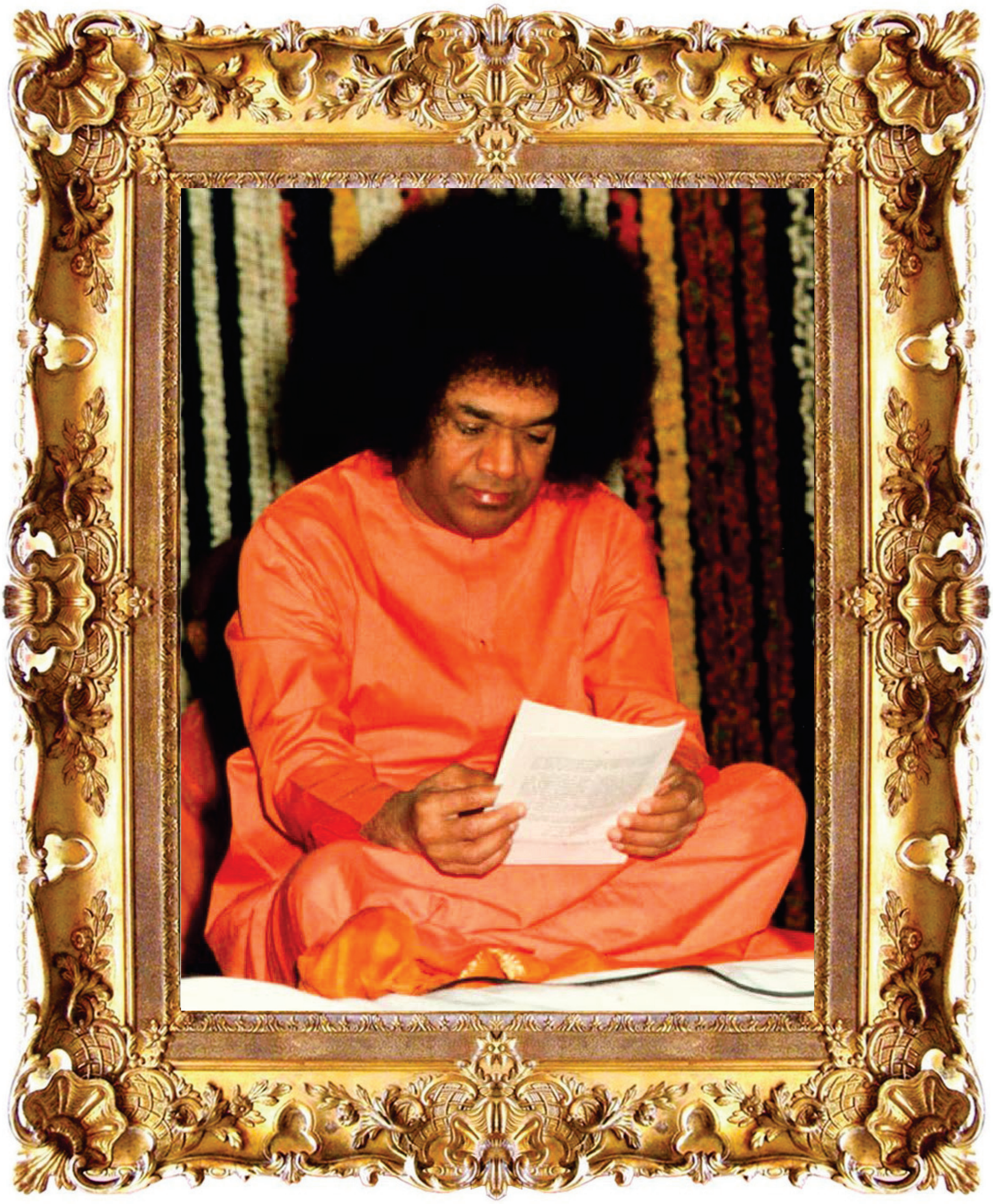

ستیہ نارائن کتھا

Urdu

شری ستیہ سائی ستیہ نارائن کتھا کے لئے ہدایات

۱۔ اپنی عبادت گاہ میں بیٹھئے۔
۲۔ ایک چراغ یا موم بتّی جلائیے۔
۳۔ ایک اگر بتّی جلائیے۔
۴۔ تبرُّکاً تھوڑی پاکیزہ راکھ یا پھل فروٹ یا تھوڑی سی مٹھائی رکھئے۔
۵۔ اکیلے یا مجمع کے ساتھ ذکر واذکار کیجئے۔

عبادت کا طریقہ

۱۔ پاکیزہ 'اوم' لفظ کو تین بار پڑھئیے۔
۲۔ گنیش کی دُعا کریں۔
۳۔ گر'و کی دُعا کریں۔
۴۔ ستیہ نارائن کتھا (کہانی) باب ۱ سے ۵ تک پڑھیں۔
۵۔ تین بار گائیتری ورد (منتر) کریں۔
۶۔ دو یا تین بھجن گنیش کے بھجن گاکر شروع کریں۔
۷۔ سرو دھرم دُعا پڑھیں۔
۸۔ منگل آرتی کریں (بھگوان شری ستیہ سائی باباکی)۔
۹۔ سمست لوکہ سخی نو بھونتو تین بار پڑھئیے۔
۱۰۔ پاکیزہ راخ منتر پڑھتے ہوئے راخ کا تبرّک بانٹئیے۔

نوٹ: اگر آپ مندرجہ بالا سبھی ہدایات کو عمل میں نالا سکیں توکم سے کم شری ستیہ سائی ستیہ نارائن کہانی کے پانچ اسباق ضرور پڑھیں۔

اس کتھا (کہانی) کو چاند کی چودھوی رات میں یا ہر جمعرات کو یا روزانہ پڑھ سکتے ہیں۔
جو بھی شخص اس بے شمار فائدے مند پاکیزہ کہانی کے اسباق خلوص و یقین کے ساتھ پڑھے گا۔
اس پر خدا کے مہربانیوں اور رحم وکرم کی بارش ہوگی اور اسکی دُعائیں ضرور قبول ہونگی۔

قابلِ تعریف ذکرِ گنیش

وکر تنڈ مہاکائیہ، سوریہ کوٹی سم پربھ۔
نروگھن کرومے دیو، سروکار ئیشوُ سرودا۔

اے بڑے پیٹ اور ٹیڑھی سونڈوالے سوامی۔
آپکا اثرور سوح کروڑوں سورج کے مانند ہے۔
میں آپ سے دُعاکرتاہوں کہ آپ ہمیشہ
میرے سبھی اچھے اعمال میں آنے والی
پریشانیوں اور رکاوٹوں کو دور کیجئے۔

قابلِ تعریف ذکرِ استاد (گرو)

گروبرہمّا گرو یشنھوں، گرودیوومہیشورہ
گروساکشات پربرہمّ تسمے شری گورُوے نمہ

استاد متحرم کوآداب عرض ہے جو برہمّا، ویشنو، مہیشور کی شکلیں ہے
استاد حقیقت میں بہت بلند پایہ پربرہم (شخصیت) ہے
اور قابلِ احترام استاد کو پرخلوص آداب

باب اوّل: کرشماتی بچپن

بھگوان شری ستیہ سائی بابا دکّن بھارت میں آندھر کے علاقہ کے ایک چھوٹے سے گائوں پٹّپرتی میں پیدا ہوئے تھے ان کے والد کا نام جناب پے ددوینکپاراجو تھا اور انکی والدہ محترمہ کا نام ایشورامّا تھا۔

والدہ ایشورامّا ایک پاکیزہ عورت تھی اور خداکو خوش کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی عبادت کرتی رہتی تھی۔ بھگوان نارائن اس عورت کی سچّی اور پُر خلوص محبت وعبادت سے خوش ہوگئے اور انہوں نے دوبارہ سے پیدا ہونے اور پھر سے اپنے قدرتی قرشموں کو دکھانے کا فیصلہ لیا۔ اس لئے اہنوں نے پیاری اشورامّاکو اپنی ماں کی شکل میں اور پیڈاوینکپا راجو کو والد کی شکل میں انتخاب کیا۔ والدہ اشورامّاکی اپنی گواہی کے مطابق یقین کیا جاتا ہے کی جب وہ کنویں سے پانی نکال رہی تھی ایک چمکدار نیلی روشنی آسمان سے نیچے اتری اور انکے بطن (بدن) میں چلی گئی وہ بے ہوش ہوکر گر گئی ایشورامّاکی ساس نے انہیں پہلے ہی ہوشیار کیا ہوا تھاکی اگر خداکی مرضی سے اسکے ساتھ کوئی واقعہ پیش آتا ہے تو اسے ڈرنے کی ضرورت نہیں اس راز کو کسی کے بھی پاس کھولا نہیں گیا۔ بھگوان کا جنم مباشرت کے ذریعہ نہیں بلکہ آسمانی نزول سے ہوا۔ والدہ ایشورامّاکی وفات کے کچھ دن پہلے کنویں کے پاس بھگوان نے خود والدہ ایشورامّاں کو اپنے تجربوں کو بیاں کرنے کو کہا تھا۔

جیسے ہی ایشورامّاں کے بطن (گربھ) میں بچّے کی عمر بڑھنے لگی اور نوا مہینہ قریب آیا گھر میں موسیقی کے سازو سامان اپنے آپ قدرتی طور پر میٹھی دھنوں کو بجانے لگے ڈھول بجنے لگے ویناکی جھنکار اٹھنے لگی۔ منجیرے کھنکنے لگے اور ان سب کی حیرت انگیز لہروں اور خوشبوئوں سے گھر کے سارے افراد جاگ جایا کرتے تھے۔

آخر میں ۲۳ نومبر ۱۹۲۶کی صبح ہوئی کارتک ماہ کا سوموار (پیر) کا دن بھگوان شیو کا دن تھا سال کا نام اکشئے اَورآردرا نکشتر تھا۔ یہ مہربانیوں اور خوشیوں کا سال تھا اور روشنیوں کا مہینہ تھا۔ ایشورامّاکی ساس نے ابھی ستیہ نارائن کی پوجاکو ختم کیا ہی تھا اور اپنی بہوکو پاکیزہ تبرّک دیا جیسے ہی ایشورامّانے تبرّک کی نذرونیاز لگائی سائی نارائن کی پیدائش ہوگئی۔ بچّہ بہت خوبصورت تھا اس کا نام ستیہ نارائن رکھا گیا۔

ایک دن جب کہ بچّہ ستیہ اپنے جھولے میں سو رہا تھا تو پاس ہی بیٹھی عورتیں بچّے کے نیچے کپڑوں کو ہلتا ہوا دیکھکر حیران رہ گئیں۔ جب انہوں نے شیر خوار ستیہ کو اٹھایا تو انہوں نے ایک سانپ کو دیکھا جو کی بھگوان سے کچھ ہی دور جاکر اچانک غائب ہو گیا۔ ٹھیک ہے سوامی آدی شیش (سانپوں کے دیوتا) نے عرش پر اپنے خدا کو کھو دیا تھا اس لئے ان سے ملنے نیچے آگیا ہوگا۔

بچپنہ تھا ستیہ نارائن نے گوشت خوری کرنا تو دور اسے چھوا بھی نہیں تھا اور نہ ہی ان گھروں میں جانا ہوتا تھا جہاں ایسا کھانا تیار کیا جاتا تھا۔ وہاں کرنم سُبمّا نام کی ایک سادہ مزاج عورت رہتی تھی اور وہ کم عمر بچّے ستیہ سے بہت محبت کرتی تھی وہ کم عمر بچّہ اپنا زیادہ وقت اسی گھر میں گذارہ کرتا تھا۔ اس آسمانی شخصیت کے ساتھ بھی کسی یشودہ کا ہونا ضروری تھا۔

ستیہ کے والد والدہ کے گھر کوئی بھی سائل آتا اسے کھالی ہاتھ نہیں بھیجا جاتا تھا۔ ستیہ اس بات کا خیال رکھتے تھے کی سائل کو پیٹ بھر کھانا کھلایا جائے بِسا اوقات تو وہ اپنا کھانا بھی اسے کھلا دیتے تھے۔ اس کی ہمشیرہ اور ماں اس مسلسل خیراتی مزاج سے چڑھ جاتی تھیں۔ بعد میں وہ جب اسے دوپہر کے کھانے کے لئے بلاتی تو ستیہ کہ دیتے کے اس نے کھانا کھا لیا ہے اور اپنے معصوم ہاتھوں کی انگلیاں انکی ناک کے پاس لے جاتے تھے اور انہیں سونگھنے کے لئے کہتے تھے۔

وہ اسکی قدرتی لال ہتھیلیوں سے بہت ہی لذیذ اور منھ میں پانی لانے والی خوشبو کو محصوص کرتی تھی۔ جب وہ اس سے پوچھتی کی اسنے کہاں سے کھایا تو ستیہ فوراً جواب دیتے کہ ایک بزرگ نے کھلایا ہے۔

ایک بچّے کی شکل میں بھی ستیہ نے اپنے حقیقی سلوک اور محبّت بھرے برتاؤ کو ظاہر کرنا شروع کر دیا تھا۔ وہ اپنے دوستوں کو اداس نہیں دیکھ سکتے تھے۔ وہ ان کو خوش رکھنے کے لئے ہوا میں ہاتھ گھما کر ٹافی، کاپی، ربر، پینسلوں، پھلوں، مشری کو پیدا کر دیا کرتے تھے۔ وہ سب چھوٹے بچّوں کو اکٹّھا کرتے ایک گڑیا گھر بناتے اندر دیوتاؤں کے چھوٹے چھوٹے فوٹو رکھ کر اپنے دوستوں کو بھجن سکھایا کرتے تھے۔

اسکول کی ابتدائی تعلیم کو مکمل کر لینے کے بعد ستیہ کو بنیادی تعلیم کے لئے نزدیک کے بکّاپٹّنم گاؤں میں داخل کرا دیا گیا وہاں بھی اپنے اسکول کے ساتھیوں کے بیچ میں ستیہ بہت مشہور ہو گئے ان کے اساتذہ میں سے ایک محبوب خاں ستیہ سے بہت محبت کرتے تھے۔

ایک دن کلاس میں کسی دوسرے مدرّس نے دیکھا کی ستیہ لکھ نہیں رہے ہیں جو کچھ وہ لکھا رہے تھے اس سے مدرّس کو اپنی خودداری پر گہری چونٹ لگی ہے اس مدرّس نے ستیہ کو بینچ پر کھڑا ہونے کی سزا دے دی۔ اس ٹیچر کا پر یئڈ ختم ہو گیا گھنٹی بجی مگر وہ مدرّس اپنی کرسی کو چھوڑ نہیں پایا ستیہ تو ابھی بھی بینچ پر کھڑے تھے جبکی آگلے مدرّس محبوب خاں کلاس میں آچکے تھے۔

خان اپنے ساتھی ٹیچر کے پاس گئے اور اسے کرسی خالی کرنے کو کہا وہ ٹیچر بری طرح شرمارہا تھا اور تقریباً رونے کی حالت میں تھا اور بولا صاحب یہ کرسی میرے ساتھ چپک گئی ہے خان نے کلاس میں ادھر اُدھر دیکھا۔ سب بچّے مذاق میں ہنس رہے تھے کیوں کی انہوں نے اپنے اساتذہ کی گفتگو کو سُنا تھا۔

خان یہ دیکھ کر بے چین اور حیران ہو گئے کہ ستیہ بینچ پر کھڑا ہے اور اس سارے ناٹک کا مزہ لے رہا ہے خان کو بہت دُکھ ہوا اور اس نے اس ٹیچر سے کہا ستییہ کو نیچے اتارو تبھی کرسی آپ کو چھوڑے گی وہ ٹیچر جس کا غرور پہلے ہی ٹوٹ چکا تھا اور شرمندہ ہو چکا تھا اس نے ستیہ کو بینچ سے نیچے اترنے کی التجا کی جیسے ہی ستیہ بینچ سے نیچے اترا ٹیچر کی کُرسی نے اسے آزاد کر دیا اس طرح ستیہ نے اپنے آپ کو ظاہر کرنا شروع کر دیا تھا۔

ایک دن ایک تانگے والا کو جوان کا گھوڑا کھو گیا اس نے ادھر اُدھر کھو جا لیکن نہی ملا کسی نے اس کو بتایا کہ ایک حیرت انگیز بچّہ پاس کے اسکول میں پڑھتا ہے وہ اسے اسکے گھوڑے کی جانکاری دے سکتا ہے۔

ٹھیک شرڈی بابا کی طرح ہی ستیہ نے اس آدمی کو محبت بھرے اشارے سے بلایا اور اسے بتایا کی اسکا گھوڑا گائوں کے باہر آم کے باغیچے میں گھاس چر رہا ہے جیسا ستیہ نے بتایا تھا اس کو جوان کو اسکا گھوڑا وہیں مل گیا اور وہ بہت خوش ہوا تب سے لیکر سارے تانگے والے ستیہ کو انکے تانگے میں بیٹھنے کے لئے گزارش کیا کرتے تھے تاکہ انہیں بھی دعا ملے اور ان کا کام دھندا خوب چلے۔

شری ستیہ سائی ستیہ نارائین کتھا کا پہلا باب مکمّل
سب جگہ خیریت ہو۔ سب جگہ امن و چین ہو
اوم شری ستیہ سائی کو نمسکار۔

باب دوئم: سائی باباکے مذہبی مقاصد کی شروعات

۸ مارچ ۱۹۴۰ کو ستیہ نے ایک تیکھی چیخ نکالی اور بے حوش ہو کر نیچے گر گئے وہ اپنے داہنہ پیر کے انگوٗٹھے کو کس کر پکڑے ہوئے تھے گھر میں ہر ایک نے سوچا کہ کسی بچّھو نے کاٹ لیا ہے لیکن حقیقت میں ستیہ نے کسی مرید کو بچانے کے لئے اپنے ظاہری جسم کو چھوڑ دیا تھا۔ اس واقعہ کو آس پاس کے سب لوگ سمجھ نہیں پائے کیوں کی اس نے لوگوں کی موجودگی میں اس طرح کا کچھ بھی پہلے نہیں کیا تھا۔ ہر آدمی نے بچّھو کو ڈھونڈا لیکن بچّھو وہاں کیسے ہو سکتا تھا۔ جبکہ ستیہ کی اس حالت کی وجہ یہ نہیں تھی۔

کچھ دیر بعد ستیہ نے آنکھیں کھولی تو وہ پہلے کی طرح خاموش تھے جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ اگلے دن ایک بار پھر ستیہ بے حوش ہو کر گر گئے بعد میں جب انہوں نے اپنی آنکھیں کھولیں تو انہوں نے اپنے پاس کے لوگوں کو بتایا کی گائوں کی دیوی متّیا لمّا ناراض ہے اس لئے ان میں سے ایک آدمی ضرور جائے اور اس دیوی کے سامنے ایک ناریل چڑھاکر پھوڑے اور کافور جلائے۔

جب مندر میں ناریل پھوڑا گیا ستیہ نے گھر سے ہی یہ بتا دیا کہ ناریل تین ٹکڑوں میں ٹوٹا ہے اور یہ سچ تھا کچھ لوگوں نے سوچا کہ ستیہ کو بدروحوں نے گھیر رکھا ہے انہوں نے سبھی طرح کی دوائیوں اور جڑی بوٹیوں سے اس کا علاج شروع کر دیا دوسرے لوگوں نے سوچا کہ ستیہ پاگل ہو گیا ہے اور انہوں نے ان کے والد والدہ کو بُلا لیا۔

ستیہ کے والد والدہ آگئے اور وہ اپنے بیٹے کی اس حالت کو دیکھ کر دکھی ہو گئے انہیں سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا کرنا چاہئے اس لئے وہ اسے ایک اوجھا (عامل) کے پاس لے گئے بد روحوں کو بھگانے کا عامل کا بڑا خطرناک طریقہ تھا اس نے چاکو سے پیارے ستیہ کی نرم کھوپڑی کو کاٹا اس پر نمبو کے رس کو نچوڑا اور اوپر ایک تیکھہ پائوڈر لگا دیا جس سے معصوم ستیہ کا چہرہ غیر معمولی حالت تک سوج گیا اسکی آنکھیں بھی پھول کر بڑی بڑی ہو چکی تھیں ۔ اسکی خطرناک حالت کو دیکھ کر ستیہ کی ماں اور بہن بہت غمگین ہو گئیں لیکن بے بس تھی۔ کیوں کی انہوں نے ہی ستیہ کو تانترک (عامل) کے ہاتھوں سونپا تھا اپنی اس حالت کو دیکھ کر ستیہ نے اپنی بہن کو اشارہ کرکے کہا نزدیک ایک بوٹی اُگی ہوئی ہے اس بوٹی کا عرق نکال کر اسکی آنکھوں پر لگا دو۔

ماں اور بہن نے تانترک عامل سے استداکی کے وہ ستیہ کو اکیلا چھوڑ دے اور جب وہ تندرست ہو جائے گا وہ اسے دوبارہ لے آئیں گے ۔ عامل نے بڑی آناکانی کرتے ہوئے ستیہ کو چھوڑ دیا۔ ستیہ کے مشورہ کے مطابق انہوں نے اس بوٹی کے عرق کی کچھ بوندیں اسکی آنکھوں میں ڑالیں اور فوراً سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہو گیا اور ہنسی مذاق کا ماحول بن گیا۔

گائوں والوں کے سامنے ویدک درشن کے گہرے مطالعہ میں ستیہ کے دن گزرنے لگے وہ فقیر سائی باباکے بارے میں باتیں بتانے لگے والد پیڈّاوینکپاراجو یہ سب کچھ برداشت نہیں کر پارہے تھے ۔ایک دن ان کے والد ہاتھ میں ایک چھڑی لیکر اس کے پاس آئے مار پیٹ کر اندر سے بھوت باہر نکالنے کے لئے انہوں ستیہ سے پوچھا تم کون ہو؟ مجھے سچ پتائو ستیہ نے بڑی محبت اور حق جتاتے ہوئے خاموشی سے جواب دیا میں سائی بابا ہوں اپنے گھروں کو صاف اور دلوں کو پاک رکھو میں اس میں ہمیشہ کے لئے رہوں گاوالد کے ہاتھ سے چھڑی گر گئی وہ حیرت زدہ رہ گئے انہوں نے کہااگر تم حقیقت میں سائی بابا ہو تو ثبوت دو ستیہ نے اپنی مٹھّی میں یاسمین (چمیلی) کے پھول لئے اور انہیں زمین پر پھینک دئے پھولوں نے زمین پر گر کر تیلگو زبان میں سائی باباکے الفاظ بنادئے۔

اس دن سے لیکر اس گائوں کے اور نزدیک کے گائوں کے ہر آدمی نے انہیں ستیہ سائی باباکہنا شروع کر دیا انہوں نے بڑی سنجیدگی سے انکی پوجا کرنا شروع کر دی اور ہر گورُووار (جمعرات) کو انکی مخصوص پوجا کی جانے لگی۔

شری ستیہ سائی ستیہ نارائن کھتاکادوسراباب مکمل
سب جگہ خیریت ہو سب جگہ امن چین ہو
اوم شری ستیہ سائی کو نمسکار۔

باب سوئم: بچپن میں سائی کے خدائی قرشمات

جیسے ہی ستیہ تھوڑے بڑے ہوئے گائوں کے لوگوں نے ان کی مخصوص خدائی طاقتوں کی طرف دھیان دینا شروع کر دیا انہوں نے احتراماً انہیں سوامی کہنا شروع کر دیا۔ ایک دن سوامی اور ان کے اہلِ خانہ کے افراد ہامپی میں شری وِرُو پاکش مندر میں درشن کے لئے گئے بذاتِ خود وہ مندر کے دروازے کے قریب کھڑے ہو گئے جب پو جا کی جگہ پر پو جا شروع ہو ئی تو شیو لنگ کی جگہ پر سوامی کو کھڑا دیکھ کر ہر شخص حیران ہو گیا۔

انہوں نے تو ابھی ابھی سوامی کو دروازے کے باہر چھوڑا تھا سوامی اچانک پو جا کی جگہ کے اوپر کیسے پہنچ گئے ؟وہ بھاگے بھاگے باہر گئے تو سوامی کو ویسے ہی وہاں کھڑا پایا وہ اکیلے آسمان کو دیکھ رہے تھے اور ان کے گلابی ہونٹوں پر معصوم سی مسکراہٹ تھی ہر شخص حیرانی میں سوامی کے قدموں پر گر گیا۔

ایک دن سوامی اسکول سے گھر آئے انہوں نے اپنا کتابوں کا بستہ پھینکا اور اونچی آواز میں کہاکہ دنیا کا عیش وآرام میں نے قربان کر دیا ہے میں اب آپ کا نہی رہا میرے مرید میرا انتظار کر رہے ہیں۔ سوامی کی بھابھی انکے بھائی شیشم راجو کی بیوی جو کہ گھر میں اندر تھی باہر آئی اور سوامی کے سر کے چاروں طرف پھیلی روشنی سے خوف زدہ ہو گئی اس نے اپنی آنکھیں بند کر لی کیوں کہ وہ اس چمک کو برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔

ماں ایشورامّاں نے بڑے پیار سے سوامی سے گزارش کی کہ اے بیٹے اگر تمہیں ہم لوگوں کو چھوڑ کر اپنے مریدوں کے پاس جانا ہی ہے تو ایک مہربانی کیجئے وہ یہ کہ یہاں پُٹ پرتی میں ہی رہئیے اپنے سب بچّوں کی حفاظت اور اپنا رحم و کرم عطا کیجئے سوامی نے اپنی ماں کی گزارش کو عزّت کے ساتھ قبول کر لیا۔

سوامی کافی وقت تک کرنم سبمّا کے یہاں رہے کیوں کی ان کا گھر کافی بڑا تھا اور اس میں سوامی کو ملنے کے لئے آنے والے مریدوں کی بڑی تعداد جمع ہو سکتی تھی اور تو اور سبمّا خود سوامی کی زبردست مرید تھی اور سوامی کو دل سے محبت کرتی تھی جلد ہی سب جگہ سے مریدوں نے آنا شروع کر دیا کبھی کبھی ہر موجودہ شخص کو کھلانے کے لئے کھانا کافی نہیں ہو تا تھا۔ ایسے مو قعوں پر سبمّا مدد کے لئے سوامی کو کہہ دیتی تھیں۔

سوامی دو ناریل لے کر باورچی خانے میں جاتے ان دونوں کو ایک دوسرے سے ٹکرا کر توڑ دیتے اور ناریل پانی کو کھانے کے اوپر چھڑک دیتے اس طرح سبھی حاضرین کو کھلانے کے لئے کھانا کافی ہو جاتا اور کچھ بچ بھی جاتا تھا۔

جب مریدوں کی تعداد بڑھ گئی تب ان لوگوں نے سبمّاکے گھر کے بغل میں بھجن ہال بنانے کی خواہش ظاہر کی ایک بار جب سوامی سبمّاکے گھر پر ٹھہرے ہوئے تھے لکشمیّا نام کا ایک پجاری اپنے ایک دوست اور اسکی بیوی کے ساتھ آیا اسکے دوست کی وہ بیوی دماغی بیماری سے پریشان تھی اس پجاری نے اپنے دوست اور اسکی بیوی کو چتراوتی ندی کے کنارے انتظار کرنے کو کہا۔

پجاری سبمّاکے گھر پہنچا اور اس کا سوامی سے سامنا ہوا وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ سوامی کون ہے اس نے انہیں مخاطب کر کے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں ایک لڑکا ہے جو بیماریوں کو ٹھیک کر دیتا ہے کیا تم مجھے اس کے پاس لے جا سکتے ہو۔ میں ایک دوست اور اسکی پاگل بیوی کو لایا ہوں۔

سوامی نے پجاری سے اس میاں بیوی کو وہاں لے آنے کو کہا سوامی نے ان کو نہا کر دیگر موجودہ مریدوں کے ساتھ بیٹھ جانے کو کہا تب سوامی نے سب کو تبرّک باٹاانہوں نے قدرتی پاکیزہ راکھ پیدا کی اور کچھ راکھ اس پاگل عورت کے منھ میں ڈال دی۔

کچھ وقت بعد سوامی نے کچھ پھلوں کو کاٹا اور ان کو کھانے کے لئے دے دئے یہ پھل ان میاں بیوی نے نذرانے کے طور پر سوامی کو پیش کئے تھے۔ سب لوگوں کے دیکھتے دیکھتے وہ پاگل عورت پوری طرح سے ٹھیک ہو گئی سوامی کو بڑی عزّت اور احترام سے آداب کرتے ہوئے وہ عورت اور اس کا شوہر واپس لوٹ گئے۔

کیوں کی کرنم سبمّاکی زندگی اختتام پر تھی اس لئے سوامی نے اس سے بہت خیرات کروائی ایک دن جب سوامی بینگلور چلے گئے تھے سبمّاکی طبیعت بگڑ گئی لیکن اس کا من مسلسل سوامی کی طرف تھا سوامی کے پاک نام کا ذکر کر رہا اس کا منھ ہلنا بند ہو گیا سوامی کا نام پکارتے پکارتے اسکی سانسیں تھم گئیں۔

اسی وقت نہ جانے کہاں سے سوامی ظاہر ہوئے اور انہوں نے اپنی پیاری آواز میں کہا سبمّا سبمّا اپنا منھ کھولو سبمّا جو کی جسمانی طور سے مر چکی تھی نے اپنا منھ کھولا اسکے ہاتھ ہلنے لگے اور سوامی کے قدموں کو پکڑنے کے لئے کانپنے لگے۔

سوامی نے بڑی مہربانی سے اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا اور اپنے داہنے ہاتھ سے اسکے منھ کے راستے اسکی بے چین روح پر پاکیزہ گنگا جل ڈالا سوامی کی سچّی مرید سبہّانے سوامی کے مقدّس قدموں پر آنکھیں گڑاتے ہوئے اپنا ختم ہو جانے والا جسم چھوڑ دیا اور سوامی میں جاملی۔

اپنے مرید کی مرضی کے مطابق ہی سوامی اسکے منتخب خدا کی شکل میں ظاہر ہو جاتے ہیں کسی کو سوامی گنیش کی شکل میں دیدار دیتے ہیں کسی کو بھگوان مروگا کی شکل میں اور کسی کو شری رام اور کرشن کی شکل میں اور کسی کو عیسیٰ مسیح کی شکل میں اور وہ سب کو دیدار دیکر خوش کر دیتے ہیں۔

ایک بار ایک کرشن ماچاری نام کا وکیل پینو کونڈا سے پٹ پرتی آیا اس کا صرف ایک ہی ارادہ تھا کہ سوامی کو ڈھونگی، کپٹی، کی شکل میں ظاہر کرے اس وکیل کا باپ اسے سوامی کے پاس لے گیا سوامی وکیل کو ایک کمرے میں لے گئے اور اسے اپنی آنکھیں بند رکھنے کو کہا سوامی نے اسے اسی کمرے میں آنکھیں کھولنے کو کہا وہ وکیل شرڑی بابا کی ابدی آرام گاہ (سمادھی) کو وہاں دیکھ کر حیران ہو گیا ایک پھول مالا ڑلی ہوئی تھی اور ایک پجاری ہاتھوں میں پوجا کا سامان لیکر قریب کھڑا ہوا تھا۔

سوامی نے وکیل سے کہا کی وہ دوسری طرف دیکھے اُدھر اس نے ہنومان مندر، نیم کا درخت گرو (استاد) کی جگہ اور پاک شہر شرڑی کی متفرق جگہ کے دیدار کئے وہ وکیل شرڑی سائی بابا کا زبردست مرید تھا جب اس نے شرڑی بابا کی آرام گاہ کے دیدار کر لئے وہ سوامی کے قدموں میں گر گیا اور معافی کی درخواست کرنے لگا۔ مہربان سوامی نے اس کی پیٹھ تھپ تھپائی اور فوراً معاف کر دیا۔

سوامی زبردست قدرتی طاقت والے ہیں جو کوئی بھی محبت سے انہیں کسی بھی نام سے پکارتا ہے وہ اسکی سنتے ہیں اور دعائیں دیتے ہیں۔ (تیسرا باب مکمل)

شری ستیہ سائی ستیہ نارائن کھتا کا تیسرا باب مکمل
سب جگہ خیریت ہو سب جگہ امن چین ہو
اوم شری ستیہ سائی کو نمسکار۔

باب چہارم: مریدوں کے پناہ گزیں

محترمہ ساکمّا بہت بڑے کافی کے باغان کی مالکن تھی وہ بڑی پاکیزہ اور سادگی پسند عورت تھی غریبوں کو کھانا کھلانا کپڑے تقسیم کرنا اور خیر خیرات کرنا انکا روز مرّہ کا معمول تھا۔ انکی ان خوبیوں کا احترام کرتے ہوئے میسور کے مہاراجہ نے انہیں "دھرم پرائینی" کا خطاب عطاکر رکھا تھا۔

ایک صبح تقریباً ۹ بجے جب وہ صبح کی پوجا میں مصروف تھیں ساکمّا کے نوکر نے آکر خبر دی کے کچھ لوگ ایک سواری میں آئیں ہے اور جلد ہی آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ ساکمّا باہر آئیں اور ایک پرانی کار کو دیکھا جس پر "کیلاش کمیٹی" کا بورڑ لٹک رہا تھا سامنے ۱۶ سال کی عمر کا ایک نوجوان تھا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے پیچھے ہرن کی کھال پر عیش وآرام کے انداز میں ایک بزرگ بیٹھے ہوئے تھے جس کی لمبی داڑھی تھی اور پاکیزہ راکھ جسم اور پیشانی پر لگی ہو ئی تھی۔

ساکمّا نے اس بزرگ شخصیت کا خیر مقدم کیا اور پھل اور پھولوں کا نذرانہ پیش کر کے قدموں کو دھویا اور پورے مذہبی تریقے سے اسکی پوجا کی اس بزرگ شخصیت نے کہا کی تم ایک ہزار روپیہ دیکر کیلاش کمیٹی کی ممبر بن جا ؤ اس نے بڑی خوشی سے دے دئے لیکن رقم اور رسید اسے واپس لوٹا دی گئی اس بزرگ آدمی نے کہا کی وہ پھر کبھی آئے گا کچھ سال گذر گئے لیکن کیلاش کمیٹی کی کوئی خبر نہیں تھی۔

ایک دن ساکمّا کو بینگلور جانا پڑا جب وہ اپنی ایک سہیلی (دوست) کے گھر گئی تو بکھرے ہوئے بالوں والے اسی نوجوان کو وہاں دیکھ کر حیران رہ گئیں جسیے ہی اس نے اس نوجوان کی طرف دیکھا وہ جوان ایک بزرگ آدمی میں تبدیل ہو گیا اور پھر دوبارہ نوجوان بن گیا ساکمّا حیران رہ گئیں اس نے اس نوجوان کے پاس جاکر پوچھا آپ وہی نہیں ہو جو کیلاش کمیٹی کی شکل میں میرے گھر آئے تھے۔

اس لڑکے نے جواب دیا بہت سال پہلے آپ سے ایک ہزار روپئے لینے تھے جو کہ آپ سے ہم نے نہیں لئے تھے اس لئے میں آپ سے لینے آیا ہوں ساکمّا کی آنکھوں سے زارو قطار آنسوں بہنے لگے اس نے سوامی کو جھک کر آداب کیا اور سوامی کی مہربانیوں کی شکر گزار بنیں۔

ایک دن دوپہر کے بعد جب سوامی اپنے کچھ مریدوں سے گفتگو کر رہے تھے تو اچانک سوامی نے چلّاکر کہاگولی نہیں مارو،گولی نہیں ماروو وہ بے حوش ہوکر گر گئے تقریباً ایک گھنٹے کے بعد سوامی اٹھے اور مریدوں سے کہنے لگے کہ ایک تار بھیج دو جس پر لکھا ہو۔"تمہارارِوالور میرے پاس ہے فکر نہ کرنا"

کسی نے سوامی کو بتایاکہ رِوالور لفظ کااستعمال نہیں کیا جانا چاہیئے کیونکہ ڈاک گھر کے افسران اعتراض اٹھائیں گے اس لئے اس لفظ کی جگہ آلہ (مشین) لفظ لکھ کر تار بھیج دیا گیاسب حیران تھے اور اس اچانک واقعہ کے بارے میں پوچھنے لگے سوامی نے ان کو بتایاکہ وہ لوگ جلد ہی جان جائیں گے۔

چار دن بعد بھوپال سے ایک فوجی افسر کالکھاہوا خط آیاکچھ حالات سے مجبور ہوکر وہ افسر پریشان ہوگیا تھااور اس نے خود خوشی کرنے کا فیصلہ لے لیا تھااس نے ایک گولی ہوا میں چلائی تاکہ رِوالور کو ٹیسٹ کیا جاسکے اس وقت ہندوستان کے دوسرے کونے سے سوامی چلّائے تھے "گولی مت چلائو"اسی درمیان میں اس افسر کے دروازے کو کسی نے دستک دی افسر نے جلدی سے اپنے رِوالور کو چھپا دیا اور دروازہ کھولا ایک پرانا ہمدم اپنی بیوی اور خدمت گذار کے ساتھ آیا تھا۔اس افسر نے اس کو اندر بُلایاکچھ لمحوں کے بعد انہوں نے اس افسر کے پڑوسی کے گھر جانا چاہاکیوں کی وہ بھی ان کادوست تھاان کے جانے کے بعد دروزاہ اندر سے بند کرکے وہ افسر اپنے رِوالور کے پاس آیا لیکن وہ وہاں نہیں مِلا ایک بار پھر اس نے دروازے کی دستک سنی دروازہ کھولا اور ڈاکیہ نے اسے تار پکڑایا جس پر لکھا تھا تمہاراآلہ میرے پاس ہے فکر مت کرنا بھیجنے والا"بابا"۔

جوکوئی بھی سوامی کا پُرخلوص احترام کرے گا سوامی نہ اسے چھوڑیں گے اور نہ ہی اسے بے عزّت ہونے دیں گے آدمی کو صرف پکارنا ہوگا سوامی تو فوراًاُسکی مدد کے لئے سچّائی نیک کام اطمینان اور سکون اور محبت کے چاروں قدموں سے دوڑے آئیں گے سوامی کی بلندی کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتااوپر والے واقعہ میں افسر کی بیوی سوامی کی غیر معمولی مرید تھی۔

شری ستیہ سائی ستیہ نارائین کتھاکا چوتھاباب مکمل
سب جگہ خیریت ہو سب جگہ امن چین ہو
اوم شری ستیہ سائی کو نمسکار۔

باب پنجم: ہر لمحہ مہربان سوامی

ایک دن سوامی بینگلور میں ایک گھر پر گئے وہاں ان کے دیدار کے لئے بہت سے لوگ جمع ہوئے تھے ان میں سے کچھ سوامی کی عقیدت میں نذرانے کے لئے پھول اور پھل لائے تھے باقی دیگر افراد سوامی کی کراماتوں اور مہربانیوں کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔

ایک غریب موچی نے انکی باتوں کو سُنا فوراً اس کے من میں ایک خوبصورت خیال آیا اس آسمانی شخصیت کی ایک جھلک پانے کی اسکی خواہش تھی اس نے بڑی محبت سے باغیچے سے ایک گلاب توڑا اور بھیڑ میں سے راستہ بناتا ہوا جہاں سوامی تشریف فرما تھے۔ اُدھر چل پڑا اس نے اندر جھانکا اور اسی وقت سوامی بھی باہر جھانکے اور آنکھیں چار ہوئیں اسی لمحہ موچی کے اندر سوامی کے لئے قربان ہو جانے والی محبت عیاں ہونے لگی۔

سوامی نے بڑی محبت سے اسے قریب آنے کے لئے آواز دی وہ موچی پاس گیا اور سوامی کو گلاب پیش کیا۔ سوامی نے مہربانی کا اظہار کرتے ہوئے گلاب قبول کر لیا اور موچی کی مادری زبان "تمل" میں اس سے کہا میرے عزیز تم کیا چاہتے ہو موچی اس سوال کے جواب میں فوری طور پر تیّار نہیں تھا اس نے بے قراری میں جواب دیا سوامی مہربانی فرما کر میری جھوپڑی میں آئیے۔ سوامی نے جواب دیا میں ضرور آؤں گا۔ موچی کی آنکھوں سے خوشی کے آنسوں ٹپکنے لگے بڑے احترام سے وہ سوامی کے قدموں میں گر گیا اپنی جذباتی حالت میں وہ سوامی سے پوچھنا بھول گیا کہ وہ اسکی چھوپڑی میں آنے کی مہربانی کب کریں گے سوامی کے اس جگہ سے چلے جانے کے بعد یہ سارے سوال اس موچی کے من میں اٹھنے لگے دن گزرتے گئے لیکن سوامی کے موچی کی چھوپڑی میں آنے کا کوئی اشارہ نہیں تھا۔

ایک دن جب موچی کچھ ٹوٹی پھوٹی چپلوں کی سلائی کر رہا تھا تو سڑک کے کنارے اسکے سامنے ایک کار آکر رُکی اسے پولس کی کار سمجھ کر موچی نے جھٹ سے اپنا سامان سمیٹا اور بھاگنے کو تیار ہو گیا اس نے سوچا کہ پولس والے اسے یہاں سے بھگانے کے لئے آئیں ہیں سوامی کار سے باہر آئے اور موچی کو بتایا کی وہ ڈرے نہیں۔ از خود اسے کار میں بیٹھا لیا موچی اتنا گھبرایا ہوا تھا کہ بول نہیں پا رہا تھا سوامی اور موچی کو بیٹھا کر کار تیز رفتار سے چلنے لگی سوامی نے اپنے ڈرائیور کو موچی کی جھوپڑی کی طرف کار لے جانے کی ہدایت دی موچی کار سے باہر آیا اور اپنی جھوپڑی کے اندر چلا گیا اس نے اپنی بیوی کو چٹائی بچھانے کے لئے کہا اور خود سوامی کے خیر مقدم کے لئے جھٹ سے باہر نکل آیا۔

سوامی چٹائی پر بیٹھ گئے موچی کو لگا کے اسکے گھر میں تو کچھ بھی نہیں ہے جو سوامی کو نذر کیا جا سکے وہ بڑی بے چینی میں کچھ کر گزرنے کی کوششوں میں تھا اس نے دُکھی من سے اپنے ہاتھ ملنا شروع کر دئیے۔

اسکی حالت کو دیکھ کر سوامی نے اسے فکر نہ کرنے کو کہا سوامی نے موچی کو سمجھایا کہ وہ کچھ دینے کے لئے آئیں ہیں اور پیار و محبت کے علاوہ اس سے کچھ لینے نہیں آئیں ہیں۔ اپنے ہاتھ کو ہلا کر سوامی نے مٹھائیاں اور پھل پیدا کئیے اور وہ موجودہ سب لوگوں میں بانٹ دئے پھر انہوں نے پاکیزہ راکھ اپنے ہاتھوں میں پیدا کی اور موچی کی ماتھے پر لگا دی وہاں سے جانے کے پہلے سوامی نے کہا میں تمہارے پاس سے جانا چاہوں گا فکر نہ کرنا میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں موچی کے کچھ کہنے کے پہلے ہی سوامی کار میں بیٹھ کر چلے گئے۔

سوامی نے ایک معمولی موچی کی جھوپڑی کو ایک مندر میں تبدیل کر دیا تھا۔

ایک دن سوامی ترچنا پلّی گئے ہوئے تھے، کچھ لوگوں نے انکے خلاف جھوٹے الزاموں کو پھیلانا شروع کر دیا تھا اسی شام سوامی ایک مجمع کو خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے ایک بھکاری جوان جس کے بارے میں سب جانتے تھے کہ وہ گونگا ہے۔کو بلایا سوامی نے اسے اسٹیج پر آنے کو کہا اور بھرے مجمع کے سامنے اس سے اسکا نام پوچھا جنم سے اس گونگے لڑکے نے اونچی آواز میں کہا وینکٹ نارائن جن لوگوں نے سوامی کے خلاف جھوٹی افوائیں پھیلائی تھیں شرم سے سر جھکا کر بیٹھ گئے سوامی کی کراماتیں بے شمار ہیں۔

ایک بار تروونّا ملائی میں سوامی نے سوامی امر تانند کے لئے دوائی کو پیدا کیا اور انہیں ایک پرانی بیماری سے ٹھیک کیا اور ایک بار ڑاکٹر بھگونتم کے بیٹے کی سوامی نے خود جرّاہی (آپریشن) کی۔ انہوں نے آپریشن کے لئے آلات بھی خود ہی پیدا کئیے جو کی ابھی بھی ڑاکٹر بھگونتم کے پاس محفوظ ہیں۔

ڑاکٹر شنکر، سوامی کا زبردست بھکت ہے سوامی نے ڑاکٹر شنکر کے مادّی جسم میں جا کر کئی بڑے بڑے اور پیچیدہ آپریشن کو کامیابی کے ساتھ انجام تک پہنچایا۔

سوامی کار نیانند کی خانقاہ (آشرم) آندھر پردیش میں تھا انہوں نے خانقاہ (آشرم) کے ہاسپیٹل میں سوامی کے کچھ فوٹو لگا رکھے تھے۔ ایک بار ایک حاملہ عورت مدد کے لئے خانقاہ میں آئی۔ سوامی جی نے اس عورت کو علیہ السلام خانقاہ کے ہاسپیٹل میں رکھ لیا ایک رات

وہاں کی دائیاں اس حاملہ عورت کو اکیلا چھوڑ دیر رات کی فلم دیکھنے چلی گئیں۔ اس رات میں اس بیچاری عورت کو حمل کی تکالیف کا احساس ہونے لگا اس عورت کو پریشان اور بے سہارہ دیکھ کر دیوار پر ٹنگی فوٹو سے سوامی نیچے اتر آئے انہوں نے اس عورت کی تیمارداری کی اور اسے باحفاظت طریقہ سے زچگی کرنے میں مدد کی اور سائی ماں نے نووارد بچے کی صاف صفائی کی اور بڑی معصومیت سے بچے کو ماں کی بغل میں لے ٹایا تاکہ نو وارد شکم شیر ہو سکے۔

جب دائیاں واپس لوٹیں تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئیں کہ کسی اور نے ان کا سارا کام کر دیا ہے جب انہوں نے اس عورت سے پوچھا تو اس نے سوامی کی فوٹو کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ ایک سادھو امّاں آئیں تھیں اور اس نے اسکی مدد کی ہے وہ عورت یہ نہیں جانتی تھی وہ سادھو امّاں از خود بھگوان نارائن تھے۔

شری ستیہ نارائن ایک بار پھر جنم لے چکے ہیں اور ہم سب کی حفاظت کر رہے ہیں جو بھی کوئی ان میں یقین رکھے گا وہ ہمیشہ اسکی حفاظت کریں گے ہماری کئی کئی جنموں کی کمائی کے بعد ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہم بھگوان کے درشن اور ان کا احساس اور وعظ و نصیحت کا مزا لے رہے ہیں۔

سوامی کی عادت صرف محبت اور بھائی چارگی ہے جو لوگ ایمان اور دھرم کے راستے پر چلتے ہیں وہ انکی حفاظت کرتے ہیں کچھ لوگ انہیں ایشور کہتے ہیں کچھ مہا ویشنو کچھ والدِ محترم (فادر) اور کچھ خدا کہتے ہیں۔

اسی طرح بھگوان شری ستیہ سائی بابا خدا کی دیگر شکلیں اختیار کر لیتے ہیں کیوں کہ سب شکل اسی خدا کی ہیں اور سب نام بھی اسی کے ہیں وہ اپنے مریدوں پر اپنی مہربانی کرتے ہیں اور انکی خواہشوں مرادوں منّتوں کو پورا کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کی انسانیت ہی انکی زندگی ہے سچّائی، مذہب، امن و سکون اور پیار و محبت کے بغیر تعلیم ادھوری ہے۔ سچّائی مذہب امن و سکون اور محبت کے بغیر مہربانی خیر خیرات کی کوئی اہمیت نہیں سچائی مذہب امن و سکون اور محبت کے بغیر نیکی کے کام صحیح راستے پر نہیں ہو سکتے۔

انسان کی روز مرّہ کی زندگی میں سچّائی، مذہب، امن و سکون، پیار و محبت یہ سناتن مذہب کے چار ستون ہیں۔ خداہمیں ہمیشہ ہماری نجات کا راستہ دکھاتا ہے اور اسے ٹالنے کو نہیں کہتا صرف خداکا نام ہی ہمیں نجات دلا سکتا ہے شری ستیہ سائی ستیہ نارائن لوگوں کو مہربانی کی شکل میں خوشی اور اطمینان کی زندگی دیں گے اور ان کے دکھ اور فکروں کو دور کر دیں گے۔

شری ستیہ سائی ستیہ نارائین کتھاکا پانچواں اباب اور پُوری کتھا بھی مکمل ہو ئی۔

سب جگہ خیریت ہو۔ سب جگہ امن و چین ہو
اوم شری ستیہ سائی کو نمسکار۔

#پریہ بھگوان رحم کرکے جمعرات ۷فروری#۲۰۰۲کو ڈاکٹر ایچ ایس. بھٹ کے ذریعہ اور دوبارہ جمعرات ۲۲اکتوبر ۲۰۰۹کو مسٹر ایم این. موہن کمار کے ذریعہ پرشات نلیم میں اس کتھاکو رے ھمت کیا۔

سائی گائتری ورد (منتر)

اوم سائشورائے ودمہے،
ستیہ دیوائے دھی مہی،
تنّہ سروہ پرچودیات

ہمارا جسم اور من آپکے حوالے کرتے ہیں۔

(اس منتر کو روزانہ پڑھیں)

سرو دھرم عبادت

اوم تت ست شری نارائن تو پرشو تم گرو تو
سدھ بدھ تو سکندو نایک سویتا پاو تو سویتا پاوک تو
برہم مزد تو یہُووشکتی تو ایشو پتا پربھو تو
رُودرو شنو تو رام کرشن تو رحیم تائو تو
واسو دیوُ گرو شوروپ تو چیدانند ہری تو
آدو تئیی تو اکال نیر بھیہ آتم لنگ شیو تو
آتم لنگ شیو تو۔ آتم لنگ شیو تو

ہے بھگوان آپ ہی سچ ہیں آپ ہی نارائن ہیں انسانی شکل میں بھگوان ہیں۔ آپ مکمل ہیں اور آپ ہی سب سے اونچے ہیں۔ آپ ہی جینیوں کے سدّھ پروش اور بودّھوں کے خدا ہیں۔
آپ ہی دیو تائوں کے سپہ سالار ہیں اور آپ ہی گنیش ہیں۔ اور آپ ہی سوریہ بھگوان ہیں جو پوری دنیا کو طاقت دیتے ہیں۔ آپ (اگنی دیوتا) آگ کے مالک ہیں۔ آپ ہی کائنات کے خالق ہیں
آپ ہی مجد خدا ہیں، آپ ہی طاقتور یہوواہیں۔ آپ ہی مسیح ہیں آپ ہی صورت و شکل دیکر پالنے والے ہیں۔ آپ ہی رام اور کرشن ہیں، آپ ہی رحمٰن اور رحیم ہیں
آپ ہی چینیوں کے خدا ہیں۔ آپ ہی سب کے پالنے والے سُکھ دُکھ میں سہارا دینے والے کرشن ہیں۔
آپ جیسا کوئی دوسرا آدمی نہیں ہے، جو ہمیشہ رہنے والا ہے۔
آپ ہی سبھی کو سہارا دینے والے شیو لنگ کی نشانی ہیں۔

آرتی

اوم جئے جگدیش ہرے، سوامی ستیہ سائی ہرے
بھکت جن سم رکشک بھکت جن سم رکشک، پرتی مہیشوراء
اوم جئے جگدیش ہرے

ہے کائنات کے بنانے والے سوامی ستیہ سائی آپ زندگی کے سبھی طرح کے دکھوں برائیوں اور پریشانیوں کو دور کرنے والے ہیں۔اور مریدوں کے محافظ ہیں۔ آپکی جئے ہو سوامیوں کے سوامی آپکی جئے ہو۔

ششی ودناشری کر اسرواپران پتے، سوامی سرواپران پتے
آشرِت کلپ لتیکا آشرِت کلپ لتیکا، آپد بندھوا
اوم جئے جگدیش ہرے

ہے چودھویں کے چاند کی طرح خوبصورت اور مہربان سب کا بھلا کرنے والے سائی آپ ساری مخلوق کو پالنے والے اور زندگی دینے والے ہیں اور آپ اپنے سبھی مریدوں کے لئے پھل دینے والے سایہ دار درخت کے مانند ہیں۔اور مصیبتوں میں انکے مددگار ہیں ہے کائنات کے مالک آپکی جئے ہو۔

مات پتاگرودیوم مری انتونیوے، سوامی مری انتونیوی
نادبرہم جگنا تھا نادبرہم جگنا تھا، ناگیندراشئیے نا
اوم جئے جگدیش ہرے

ہے سائی آپ ہمارے والد والدہ اور استادِ محترم ہمارے لئیے سب کچھ ہیں
ہے کائنات کے مالک آپ اونکار ہے
اور شیش ناگ شئیا پر شئین کرنے والے ہیں۔

اوم کار روپا اوجسوی اوم سائی مہادیوا، ستیہ سائی مہادیوا
منگل آرتی ان تک منگل آرتی ان تک، منگل گری دھاری
اوم جئے جگدیش ہرے

اے جیونت سوامی۔ اے سائی مہادیو! آپ اوم (پرنب) روپ ہے۔ اے مندر پہاڑ
اٹھانے والے مالک۔ آپ کی جی ہو۔

نارائن نارائن اوم
ستیہ نارائن نارائن نارائن اوم
ستیہ نارائن نارائن اوم ستیہ نارائن نارائن اوم
اوم جئے سدگرو دیوا

سوامی ستیہ سائی نارائن کا نام جو انسانی شکل ہے گائیے
سوامی ستیہ سائی سدگرو کی جئے۔

اوم شانتی شانتی شانتی

بھگوان سے یہی گزارش ہے کی سبھی لوکوں کے سبھی پراڑیں سکھی ہوں۔

سمست لوکہ

سمست لوکہ سخنو بھوں تو (3x)
اوم شانتی شانتی شانتی

بھگوان سے یہی گزارش ہے کی سبھی لوکوں کے سبھی پر اڑیں سکھی ہوں۔

جئے بولو بھگوان شری ستیہ سائی بابا جی کی جئے

وِبھو تی پرے یَر

پر مم پو ترم باباوبھو تِم
پر مم وِچترم لیلاوبھو تِم
پر مار تھ اشٹار تھ موکش پر دانم
باباوبھو تِم اِدم اَشرِ یامی
اوم شانتی شانتی شانتی

میں بھگوان ستیہ سائیں کی وہ پاکیزہ راکھ جو کئی متفرق شکلوں میں نا یاب ہے اور جو نجات کا ذریعہ ہے کا سہارا لیتا ہوں۔

میں آپ سے کیا مانگوں

میرے سائی بھگوان مجھے آپ سے کچھ نہیں مانگنا ہے آپکی مہربانی سے مجھے وہ سب کچھ مِلا ہے جو کچھ مانگا جا سکتا ہے یا کچھ امّید کی جا سکتی ہے ۔ میرے پاس سوچنے کے لئے مَن ہے یہ آپکی مہیما ہے ۔ میرے پاس دیکھنے کے لئے آنکھیں ہیں اور سننے کے لئے کان ہے یہ سب بھی آپکی مہربانی سے ہے میرے سامنے بہت بڑی اور مختلف قسم کی دنیا ہے جو کہ میرے اظہار کے لئے کافی ہے یہ بھی آپ ہی کی مہیما ہے میں بنا سکتا ہوں میں بگاڑ سکتا ہوں یہ ساری ذمّہ داریاں بھی آپکی مہربانی سے ہے میں یہ گزارش آپ سے ہمیشہ کر سکتا ہوں آپکی تعریف کرنے کی توفیق بھی مجھے آپکی مہربانی سے عطا ہوئی ہے۔ میں آپ سے کچھ نہیں چاہتا لیکن آپ نے مجھے ہر چیز دی ہے میرے اندر میرے باہر آپکی موجودگی وہ چیز ہے جسے میں بھول نہیں سکتا اور نہ ہی بھولنا چاہتا ہوں آپکی مہربانی مجھ پر بنی رہے۔ کوئی نئی چیز حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ آپکی خصوصیت کو پہچاننے کے لئے ۔ میں اپنی زبردست قوتوں اور صلاحیتوں میں آپکی مہربانی کو دیکھتا ہوں۔

سائی رام

Copyright (English) 2002. Prasanthi Jyoti.
Translated into URDU by Anwar and Salma Ansari
Website: http://www.sathyasaikatha.com
Email: prasanthijyoti@gmail.com

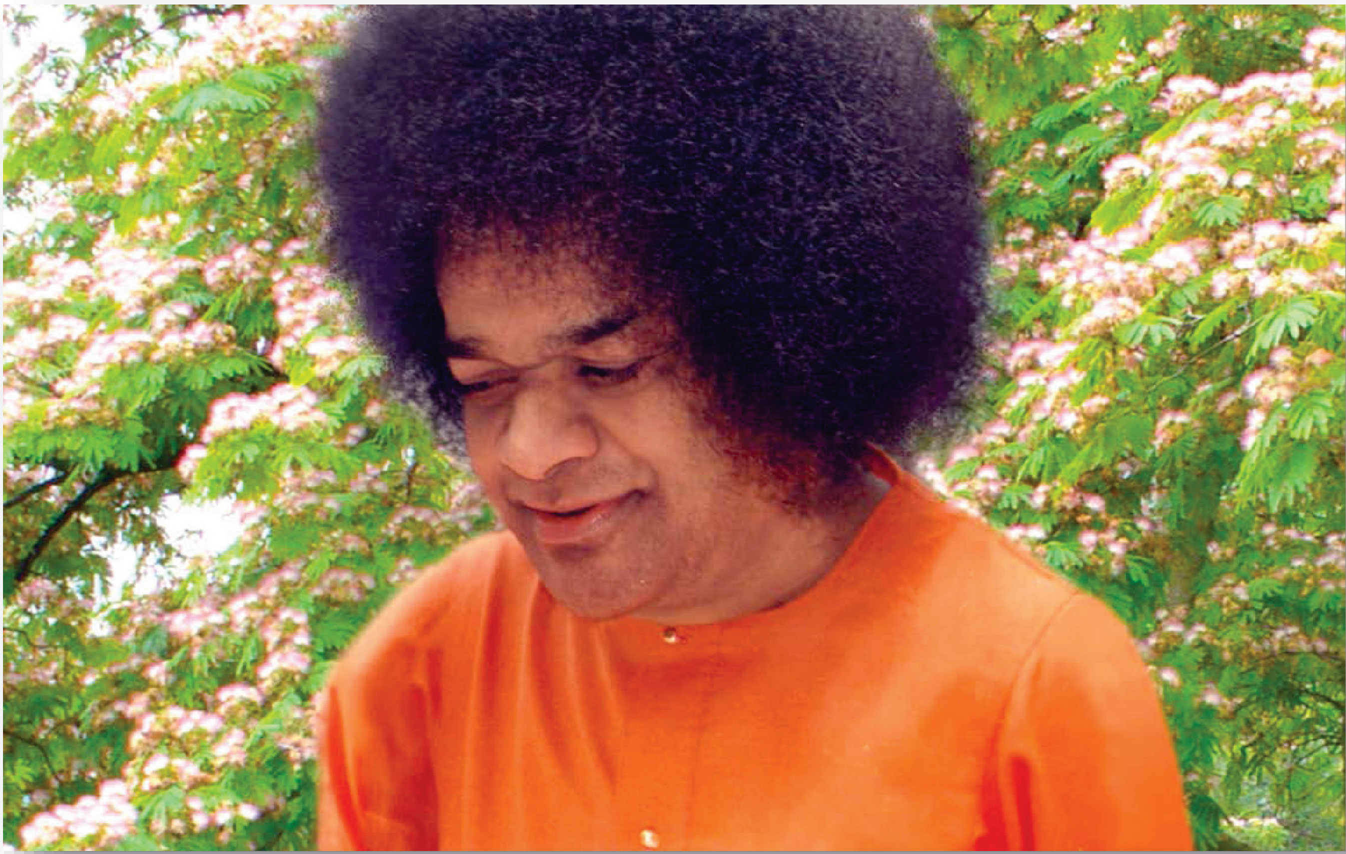

آپ میری طرف ایک قدم بڑھیں

میں آپکی طرف سُو قدم بڑھُونگا